اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دار الامان

DAILY ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶	مورخہ ۶۔ رجب ۱۳۵۷ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق یکم ستمبر ۱۹۳۸ء	نمبر ۲۰۱

ہر مذہب کے پیشواؤں کی تعظیم کرنے کی تعلیم

مختلف مذاہب کے پیروؤں کے درمیان روز بروز رنجش اور ناچاقی کی خلیج وسیع ہوتی دیکھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کے انسداد کے لئے ایک یہ تجویز فرمائی تھی۔ کہ ہر مذہب کے بانی اور پیشوا کی زندگی کے واقعات اور کارنامے بیان کرنے کے لئے اس مذہب کے پیرو جلسے منعقد کریں۔ جس میں دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی مدعو کریں۔ اور ان سے بھی تقریریں کرائیں۔ تاکہ تمام مذاہب کے پیشواؤں کی تعظیم و تکریم کا جذبہ عام ہو۔ اور آپس کے تعلقات استوار۔ اس تجویز کے مطابق حضور کے ارشاد پر ہر سال ہندوستان کے طول و عرض میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں جن میں بڑے بڑے باا ثر اور باعزت غیر مسلم تقریریں کرتے اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والا صفات کے متعلق خراج عقیدت پیش کرکے ایک طرف تو مسلمانوں کو ممنون بناتے ہیں اور دوسری طرف اپنے ہم مذہب لوگوں کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وقار قائم کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی کھلے الفاظ میں اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ ہندو مسلمانوں کے تعلقات خوشگوار بنانے کے لئے یہ طریق نہایت ہی مفید اور مؤثر ہے۔

اگرچہ ہندوؤں کی طرف سے ابھی تک باقاعدہ طور پر اس قسم کے جلسے منعقد کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ جن میں مسلمان ہندوؤں کے ان پیشواؤں کی خوبیاں بیان کرسکیں تاہم کبھی کبھی ایسے مواقع پیش آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ پٹنہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جنم اشٹمی کے موقعہ پر کرشن بھگوان کی شان میں جو جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس میں مسٹر جسٹس خواجہ محمد نور صاحب جج ہائیکورٹ نے بھی تقریر کی۔ جس میں اس بات پر زور دیا۔ کہ لوگوں کو بلالحاظ مذہب و ملت سب مذاہب کے اوتار اور پیغمبروں کی عزت کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ اوتار ہر مذہب میں ہوتے ہیں اور انہیں اس وقت دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ جب لوگ اپنے دھرم کرم کو چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کرلیتے ہیں۔ اور جب ان کے دلوں میں کینہ بغض و حسد اپنی جڑیں جما لیتے ہیں۔ ایسی حالت میں یہ یہاں آکر لوگوں کو پاک و صاف زندگی بسر کرنے کے لئے اپنی ذات سے مثال قائم کرتے ہیں۔ بھگوان کرشن نے گیتا میں انہی باتوں کی تعلیم دی ہے۔

ایک معزز مسلمان نے برادران ہنود کے ایک مذہبی جلسہ میں جو کچھ اسلام کی اس تعلیم کے عین مطابق کہا۔ جو موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی ہے۔ اور جس کی جماعت احمدیہ یہ اشاعت کرتی رہتی ہے۔ اس طرح ایک تو اسلام کی برتری ثابت ہوتی ہے جس نے یہ تعلیم دی ہے۔ دوسرے برادران ہنود کے دل یہ سنکر خوشی اور محبت سے بھر جاتے ہیں۔ کہ مسلمان ان کے پیشوا کی بڑی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔

اگر اس قسم کے جلسوں کو زیادہ وسعت دی جائے۔ اور معزز مسلمان ہندوؤں کے جلسوں میں اور معزز ہندو صاحبان مسلمانوں کے جلسوں میں ایسی تقریریں کریں۔ تو اس کا نہایت ہی خوشگوار نتیجہ پیدا ہوسکتا ہے۔

ہمیں خوشی ہے۔ کہ ہر ملک میں خدا تعالےٰ کے نبی آئے۔ اور ہر مذہب کے پیشواؤں کی تعظیم و تکریم کرنے کی تعلیم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی ہے اعلےٰ تعلیم یافتہ مسلمان اس کو فخر کے ساتھ قبول کررہے ہیں اور ایک ثابت شدہ صداقت کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کررہے ہیں۔

قادیان کے احرار کی ایک نئی شرارت اور حکام ضلع گورداسپور

قادیان کے چند افراد نے جو احرار کہلاتے ہیں۔ چند روز سے ایک نیا فتنہ یہ شروع کیا ہے۔ کہ اپنے مُردوں کے جنازے اس عیدگاہ میں لے جاکر پڑھنے لگے ہیں۔ جو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت ہے۔ اور جہاں جماعت احمدیہ ہمیشہ سے عیدین کی نمازیں ادا کرتی چلی آرہی ہے۔ پہلی دفعہ جب احرار نے یہ حرکت کی۔ تو حکام کو اس کے متعلق اسی وقت اطلاع دے دی گئی۔ اور مجسٹریٹ صاحب علاقہ اس بارے میں تحقیقات کے لئے بھی آئے۔

اور اصرار سے کہہ گئے۔ کہ جب تک وہ کوئی فیصلہ کریں۔ احرار کوئی جنازہ عیدگاہ میں نہ پڑھیں۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے پھر ایسا ہی کیا۔ تاکہ جھگڑا اور فساد کھڑا کریں۔

ان لوگوں نے اس سے قبل کبھی اس عیدگاہ میں کوئی جنازہ نہیں پڑھا تھا۔ اور نہ یہ مذہبی طور پر ضروری ہے۔ کہ جنازہ عیدگاہ میں ہی پڑھا جائے۔ جہاں وہ پہلے جنازے پڑھتے تھے. وہاں اب بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن ان کے مدنظر چونکہ جھگڑا پیدا کرنا ہے اس لئے ایک ایسی صورت کر رہے ہیں۔ جو مالکان اراضی عیدگاہ اور جماعت احمدیہ کے اس کے متعلق حقوق میں صریح مداخلت بے جا ہے

ہم قیام امن کی خاطر اس طرف مقامی پولیس کو بھی توجہ دلا چکے ہیں اور حکام ضلع کو بھی۔ مگر ابھی تک اس بارے میں کوئی کاروائی عمل میں نہیں آئی۔ پولیس اس بارے میں اپنی یہ معذوری ظاہر کرتی ہے۔ کہ جب تک ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کوئی فیصلہ نہ کرے وہ اس معاملہ میں دخل نہیں دے سکتی گویا اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ڈھیل دی جارہی ہے۔ تاکہ فساد کا موقع پیدا ہو۔ اور پھر دخل دیا جائے۔

چونکہ قانون اور انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ جب کسی معاملہ کے متعلق قبل از وقت معلوم ہو جائے کہ وہ بدامنی پر منتج ہو جانے والا ہے۔ تو خطرہ کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اسلئے ہم ذمہ وار حکام کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اپنے فرائض کو پیش نظر رکھتے ہوئے توجہ کریں۔ اور قیام امن کے متعلق اپنی قابلیت اور معاملہ فہمی کا ثبوت دیتے ہوئے ان لوگوں کو بے جا حرکات سے روکیں۔ جو خواہ مخواہ دوسروں کے حقوق میں مداخلت کر رہے اور ایک نئی بات پیدا کر کے امن کو برباد کر رہے ہیں +

قادیان ۳۰ اگست سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے +

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔ الحمد للہ +

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ اور ان کی صاحبزادی کو بخار ہو گیا ہے۔ دعائے صحت کی جائے +

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد سندھ بھیجے گئے ہیں۔ جہاں سے وہ جودھپور جائیں گے۔ اور وہاں سے جے پور ٹونک اجمیر اور آگرہ کا تبلیغی دورہ کریں گے +

آج شام ینگ ہاکسٹ کلب اور ڈی۔ اے وی کلب کے درمیان ہاکی کا میچ ہوا۔ ینگ ہاکسٹ کلب تین گول سے جیت گیا۔ سکور چار اور ایک گول تھا +

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۸ اگست سے ۳۱ تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے +

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۹۹۵	امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ	ضلع جالندھر	۱۰۱۱	اکبر علی صاحب	گجرات
۹۹۶	مہر محمد صاحب	کراچی	۱۰۱۲	غلام محمد صاحب	"
۹۹۷	نواب دین صاحب	گورداسپور	۱۰۱۳	چوہدری شریف احمد صاحب	شیخوپورہ
۹۹۸	مختار احمد صاحب	"	۱۰۱۴	شبیر محمد صاحب	بارہ مولہ کشمیر
۹۹۹	عطاء محمد صاحب	"	۱۰۱۵	عبدالقادر صاحب	گورداسپور
۱۰۰۰	غلام سرور صاحب	"	۱۰۱۶	بھاگ دین صاحب	"
۱۰۰۱	لال الدین صاحب	"	۱۰۱۸	مع دو بچگان	"
۱۰۰۲	شمس الدین صاحب	شاہجہانپور	۱۰۱۹	مسماۃ بڈھی صاحبہ	"
۱۰۰۳	راج بی بی صاحبہ	سیالکوٹ	۱۰۲۰	منشی خان صاحب	"
۱۰۰۴	حکیم محمد اسمٰعیل صاحب	لاہور	۱۰۲۱	غلام قادر صاحب	"
۱۰۰۵	سکینہ بی بی صاحبہ	لائل پور	۱۰۲۲	والدہ صاحبہ غلام قادر صاحب	"
۱۰۰۶	کرم علی صاحب	گجرات	۱۰۲۳	عبدالحق صاحب	"
۱۰۰۷	انور علی صاحب	"	۱۰۲۴	جھنڈے خان صاحب	"
۱۰۰۸	علم دین صاحب	"	۱۰۲۵	محمد عبداللہ صاحب	"
۱۰۰۹	محمد حسین صاحب	"	۱۰۲۶	مسعود احمد صاحب	"
۱۰۱۰	نصیب علی صاحب	"			

مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ کمیٹی کے ممبران کو اطلاع

امسال مجلس مشاورت پر مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی جس نے مندرجہ ذیل امور کے متعلق آخر ستمبر ۳۶ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور رپورٹ پیش کرنی ہے۔

(۱) معیار داخلہ مدرسہ احمدیہ (۲) مبلغین کلاس کے داخلہ کا جاری رہنا (۳) مبلغین کلاس میں طب کا جاری کیا جانا۔ اس کمیٹی کا اجلاس مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۶ء بروز اتوار دس بجے صبح دفتر تعلیم و تربیت میں منعقد ہوگا۔ ممبر صاحبان جن کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ از راہ نوازش وقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔ اس کمیٹی کے صدر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ہیں باقی ممبران یہ ہیں۔ (۱) پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب لاہور۔ (۲) میر محمد اسحاق صاحب قادیان (۳) مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب قادیان (۴) شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ (۵) مرزا عبدالحق صاحب گورداسپور۔ (۶) حکیم احمد دین صاحب شاہدرہ (۷) ماسٹر محمد طفیل صاحب قادیان (۸) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی (۹) مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب قادیان (۱۰) خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب کلکتہ (۱۱) خاکسار ناظر تعلیم و تربیت سکرٹری

ناظر تعلیم و تربیت و سکرٹری کمیٹی ہذا۔

درخواست دعا۔ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ حلقہ راولپنڈی اپنے والد مولوی معین الدین صاحب کے مقدمہ میں کامیابی کے لئے جنکی اپیل چیف کورٹ صوبہ سرحد میں دائر ہے۔ احباب سے درخواست دعا۔

معیارِ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مخالف علماء

انبیاء خدا منتخب کرتا ہے

اللہ تعالےٰ کی بے نیازی کے بھی عجیب کرشمے ہیں۔ کہ وُہ اپنی ربوبیت کے ماتحت اپنے بندوں کی روحانی اصلاح کی اہم ذمہ داری کا جس شخص کو اہل سمجھتا ہے۔ اپنے بندوں میں سے اس کو منتخب کرتا۔ اور اُسے نبوت کا بلند ترین مقام بخشتا ہے۔ اور اس خلعتِ فاخرہ سے اُسے سرفراز فرماتا ہے۔ لیکن دُنیا کے لوگ جنہیں روحانیت سے قطعاً کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ اور جو زمینی کیڑے ہوتے ہیں۔ اس آسمانی انسان پر طرح طرح کی نکتہ چینیاں کرنے لگ جاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ وُہ فلاں حسب و نسب سے کیوں نہیں ہوا۔ یا یہ کہ اُسے تو زمین کے فلاں طبقے میں نازل ہونا چاہیئے تھا۔ ہمارے ملک میں اس کی کیا ضرورت تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایسے لوگ چونکہ دراصل روحانی طور پر بیمار ہوتے ہیں۔ اس لئے نادان جسمانی مریض کی طرح معالج پر نکتہ چینی شروع کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام مقدس میں ایسے ہی لوگوں کے جواب میں فرمایا۔ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس (الحج ع ۱۰) یعنی ملائکہ۔ اور انسانوں میں سے جسے ہم چاہتے ہیں۔ رسُول منتخب کرتے ہیں:۔

اسی طرح ایک دوسری جگہ فرمایا:۔ یلقی الرُّوح من امرہ علےٰ من یشاء من عبادہٖ لینذر یوم التلاق کہ اللہ تعالےٰ جس پر چاہتا ہے۔ اور چاہے گا۔ رُوح القدس نازل کرے گا۔ تاکہ وُہ لوگوں کے لئے نذیر بنے۔ اور ان کو ملاقات کے دن سے ڈرائے۔ ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی نظرِ انتخاب کے سامنے انسانوں کی نظرِ انتخاب کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی

یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انی اعلم مالا تعلمون کہکر ایسی نکتہ چینیاں کرنے والوں کا مُونہہ نبوت کی ابتداء سے ہی بند کر دیا۔ بعینہٖ عصرِ حاضرہ میں جب دُنیا کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منتخب فرمایا۔ تو اس پر بھی روحانیت سے عاری لوگوں نے اسی قسم کے اعتراض کئے۔ اور آپ کے راستے میں طرح طرح کے روڑے اٹکانے کی سعیٔ ناکام کی۔ مگر خدا کے کاموں کو کون روک سکتا ہے؟ آخر آپ کو فتح ہوئی۔ اور آپ کے دُشمن ناکام و نامُراد عبرت ناک سزا پاکر اس دُنیا سے کوچ کر گئے۔ یاد رہے۔ کہ ایسے لوگوں میں سے زیادہ تر علماء سُو ہی تھے۔

نبی کی دعوےٰ سے پہلی زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق جو معیار قرآن کریم کی رُو سے ہماری جماعت کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک نبی کی دعوےٰ نبوت سے پہلے کی پاک زندگی ہے۔ مخالف علما اگرچہ اپنی کتب میں قرآن کریم کے اس معیار کو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے انبیاء پر چسپاں کرکے ان کی صداقت مخالفین اسلام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور خود بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مگر جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ معیار چسپاں کرکے آپ کی صداقت ثابت کی جائے وہاں ہٹ دھرمی اور تعصب کا نہایت شرمناک مظاہرہ کرتے ہیں:۔

سید سلیمان صاحب ندوی نے اپنی تصنیف سیرۃ النبی (جلد چہارم) میں شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب الحجۃ اللہ البالغہ سے بعض اقتباس لے کر "نبوت کے لوازم وخصوصیات" کے تحت میں بالکل وُہی معیار پیش کئے ہیں۔ جو عام طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت میں ہماری طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ مثلاً آیت فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہٖ افلا تعقلون کے تحت میں لکھتے ہیں:۔

"اور مکہ کا الامین نبوت سے پہلے کی اپنی پوری زندگی کو موقعہ شہادت میں بے خطر پیش کر دیتا ہے"

اس سے معلوم ہُوا۔ کہ علماء کے نزدیک ایک مدعیٔ نبوت کی صداقت کو دیکھنے کے لئے اس کی دعوےٰ سے پہلے کی پاک زندگی کا معیار واقعی ایک زبردست معیار ہے:۔

بعینہٖ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ نبوت سے پہلے کی زندگی پیش فرمائی ہے۔ مثلاً حضور علیہ السلام "تذکرۃ الشہادتین" صـ ۶۲ میں فرماتے ہیں

"کون تم میں سے ہے: جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے بس یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ جو اس نے ابتداء سے مجھے تقوےٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔"

چنانچہ حضور کی دعوےٰ سے پہلے کی زندگی پر مخالفین کی کسی قسم کی نکتہ چینی تو کُجا۔ بلکہ آپ کے متعلق مولوی محمد حسین بٹالوی نے (جو حضور کے دعویٰ نبوت کے بعد شدید معاند بن گیا تھا) اپنے اخبار "اشاعت السنہ" میں حضور کے متعلق یہاں تک لکھا۔ کہ اس جیسا خادم اسلام اس سے پیشتر تیرہ سو سال میں پیدا نہیں ہُوا:۔

پھر لکھا۔ کہ:۔ یہ شخص اسلام کے لئے جانی و مالی۔ قلمی و لسانی۔ حالی وقالی ہر لحاظ سے ثابت قدم ثابت ہُوا ہے خیال فرمایئے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے:۔

علم غیب پر اطلاع

معیار دوم جو مدعی نبوت میں پایا جانا ضروری ہے۔ وُہ "علم غیب پر اطلاع" ہے۔ اس کے متعلق سید صاحب موصُوف آیت فلا یظہر علےٰ غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ من رسُول کے تحت میں فرماتے ہیں:۔

"نبوت کا دُوسرا سب سے اہم خاصہ اس کا غیبی علم ہے۔ یعنی وہ علم جو عام انسانوں کی طرح وجدان احساس یا عقل وقیاس سے نہیں۔ بلکہ براہ راست صدائے غیب رویائے صادقہ۔ یا فرشتوں کے ذریعہ خدائے پاک سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے آغاز سے نبوت کی استعداد بالقوہ کا عملی ظہور شروع ہو جاتا ہے"

یہ معیار بھی ایسا ہے۔ جو ہماری طرف سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مخالفین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیب سے خبر پاکر متعدد پیش گوئیاں کیں۔ اور سینکڑوں ان میں سے روز روشن کی طرح پوری ہو چکی ہیں۔ تو پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوےٰ کی صداقت میں کیا شک و شبہ باقی رہ جاتا ہے۔ مثلاً

لیکھرام پشاوری کے متعلق اس کی موت سے قبل از وقت مطلع کر دینا۔ بنگال کی تقسیم کے متعلق پہلے سے بتا دینا۔ ڈُوئی کی عبرتناک موت کی خبر دینا۔ اور زارِ روس کے عبرتناک انجام سے بہت عرصہ پیشتر باخبر کر دینا۔ اور ان سب باتوں کا روزِ روشن کی طرح پورا ہو جانا:۔

یہ تمام امُور ایسے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب سے مطلع ہونے کا ثبوت ہیں۔ نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوےٰ کی صداقت پر دال ہیں:۔

یقینی کامیابی

تیرا معیار "مدعی نبوت کی یقینی کامیابی" ہے۔ اس کے متعلق سید صاحب آیت ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"ہر نبی کی بعثت کے دور میں اللہ تعالےٰ کا یہ فیصلہ ہوتا ہے۔ کہ اس کو اور اس کے دوستوں کو کامیابی اور ان کے دشمنوں کو پے در پے ناکامی ہو۔"

اس معیار کی رُو سے دیکھنا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالےٰ کی طرف سے کونسا مقصد لے کر دنیا میں بھیجے گئے اور کیا اس مقصد میں آپ کو کامیابی ہوئی یا نہیں؟

واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس مقصد کو لے کر خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے وہ دلائل اور براہین کے ساتھ اسلام کو کل ادیان پر غالب ثابت کرنا تھا۔ نیز ایک ایسی جماعت طیار کرنا۔ جو خدمت اسلام کو ہمیشہ کے لئے اپنا نصب العین بنائے اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح جانی و مالی و حالی و قالی ہر لحاظ سے اسلام کی راہ میں جانثاری کا اعلیٰ نمونہ پیش کرے۔

سو ان تمام مقاصد عالیہ میں سے کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں جو پوری نہ ہوئی ہو۔ بلکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ خدا کے جری حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفین اسلام کے اعتراضات کے نہایت مسکت جواب دے کر ان کا ناطقہ بند کر دیا۔ پھر اپنی تصانیف میں اسلام کی حقانیت کو غیر مذاہب کے مقابلہ میں ایسا غالب کر دکھایا۔ کہ گویا سورج چڑھا کر دکھا دیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج مخالفین اسلام میں سے کوئی بھی جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

پھر حضور علیہ السّلام کی بعثت سے وہ روحیں جو نیک فطرت اور خدا تعالےٰ کے فضلوں کی جاذب تھیں۔ اٰمنا وصدقنا کہہ کر آپ پر ایمان لے آئیں۔ اور صادقین میں شامل ہوگئیں۔ ایسے لوگوں کو آپ نے اپنے قدسی نفس سے واقعی پاک وصاف کیا اور ان کو باخدا انسان بنا دیا اور روحانیت کی چاشنی سے ان کو ایسا آشنا کر دیا کہ اس کے ذریعہ آپ کی جماعت کے سینکڑوں لوگ آج صاحب کشوف والہام بن گئے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے تزکیہ نفوس کے علاوہ کتاب اللہ کے حقائق ومعارف اور دقائق کا فہم بھی اپنی جماعت کے لوگوں کو بخشا اور کئی پیچیدہ گتھیاں سلجھائیں گویا قرآن کریم کے بحر ذخار کا خود شناور بن کر اپنی جماعت کو بھی اس سے بہرہ ور فرمایا۔ الغرض روحانی لحاظ سے حضور نے اپنے متبعین کو قعر ذلت سے نکال کر بلندی کی سطح پر کھڑا کر دیا۔

تیسرا اہم مقصد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش نظر تھا۔ وہ یہ تھا۔ کہ آپ کے تابعین کی جماعت نہ صرف آپ کی زندگی میں ہی خدمت اسلام کا کام کرتی رہے بلکہ آپ کے بعد بھی بدستور خدمت اسلام کا بیڑا اٹھائے رکھے۔ اور اس کے لئے جانی و مالی قربانی سے دریغ نہ کرے۔ سو بفضل خدا یہ مقصد بھی حضورؑ کا پورا ہوا اور آپ نے اپنی زندگی میں ہی دیکھ لیا کہ آپ کی جماعت کے مخلصین نے جانی و مالی۔ قلمی و لسانی۔ حالی وقالی ہر لحاظ سے خدمت اسلام کا عمدہ اور اعلےٰ نمونہ دکھایا اور آپ نے ایسی جانثار جماعت کا مشاہدہ فرما کر خوشی کا اظہار فرمایا۔

پھر حضور علیہ السلام کے بعد بھی آپ کی قائم کردہ جماعت اسی طرح بلکہ اس سے بھی کئی گنا بڑھ چڑھ کر خدمت اسلام کے لئے اپنے جان و مال پیش کر رہی ہے مثلاً مختلف چندوں میں دل کھول کر حصہ لینا۔ تبلیغ اسلام کے لئے اپنے عزیز وطن کو چھوڑ کر دور دراز ملکوں میں نکل جانا۔ اور تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دینا۔ یہ تمام امور ایسے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضورؑ کے بعد بھی حضورؑ کا قائم کردہ "مشن" حضور کی روحانی توجہ کے ماتحت بدستور چل رہا ہے۔ اور اپنے راستے سے تمام روکیں دور کرتا ہوا اپنے سمند مقصود کو آگے بڑھائے جا رہا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

پس ان امور سے یہ ثابت ہوگیا۔ کہ جن مقاصد کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے تھے۔ ان میں حضور کو نمایاں کامیابی نصیب ہوئی۔ اور آپ کے وہ دشمن جنہوں نے آپ کے راستے میں روڑے اٹکانے کی کوششیں کیں اور آپ کے خلاف کفر کے فتوے صادر کئے وہ سب ناکام رہے۔

نبی کی کامیابی کے متعلق خود سید سلیمان صاحب ندوی نے اپنی تصنیف مذکور میں الحجۃ اللہ البالغہ سے حسب ذیل عبارت نقل کی ہے۔

"ایسا شخص جب لوگوں کے سامنے آتا ہے۔ اور لوگوں کو بار بار کے تجربہ سے اس کی صداقت سچائی اور راستبازی کا یقین ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ سے جو تصرفات ظاہر ہوتے ہیں۔ ان سے اس کا مقرب بارگاہ الٰہی ہونا بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو ہر طرف سے لوگ اس کے ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی محبت کی راہ میں جان و مال اور اہل و عیال سب کو قربان کر دیتے ہیں"۔

اس کا ثبوت سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے اور کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ باقی رہا "نبی کی ضرورت" کا مسئلہ سو اس کے متعلق یہ عرض ہے۔ کہ خدا کے انبیاء بلا ضرورت اور بلا موقع ومحل نہیں آیا کرتے جس طرح مردہ زمین باران رحمت کی متقضی ہوتی ہے۔ بعینہٖ دنیا میں جب لوگ روحانیت کے لحاظ سے بالکل مر چکے ہوتے ہیں۔ ان کے احیاء کے لئے روحانی پانی کی اشد ضرورت ہوتی ہے یا دوسرے لفظوں میں جب دنیا کے لوگ "احسن تقویم" سے گر کر "اسفل سافلین" کا مصداق بن جاتے ہیں۔ تو جس طرح جسمانی مریض کے لئے ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعینہٖ اس موقع پر ایک روحانی معلم یا مصلح کی بھی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

کاش مخالف علماء اور عوام مسلمان ان امور پر غور کر کے عصر حاضرہ کے جری اللہ کو قبول کریں۔ اور خدا کی ابدی جنت کے وارث بنیں۔

خاکسار نذیر احمد آف میانی

تحریک جدید کے جلسے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کی تحریک پر امسال تحریک جدید کے جو جلسے ہوئے ان کے متعلق حسب ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان تمام مقامات پر جلسے نہایت کامیابی سے ہوئے ہیں۔

قصبہ باجوہ۔ شام چوراسی۔ لجنہ اماء اللہ دہلی تلونڈی جھنگلاں۔ ٹاٹا نگر۔ دبار کی کیمبلپور۔

ڈیرہ بابا نانک میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ

۱۹ راگست زیر صدارت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ ڈیرہ بابا نانک کا جلسہ شروع ہوا۔ مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ نے چار بجے سے پانچ بجے تک صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور فضائل اسلام نہایت احسن و موثر پیرایہ میں بیان کئے۔ پھر گیانی عباداللہ صاحب نے احمدیت ہم کو کیا سکھلاتی ہے۔ کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی ہندوؤں اور سکھوں نے خاص دلچسپی سے سنا۔ اس کے بعد سید احمد علی صاحب نے بعض اعتراضات کے جوابات دیئے جناب صدر صاحب ہر تقریر کے بعد مفید ہدایات دیتے رہے۔ مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل نے مخالفین کے عقائد کا مختصر ذکر کیا۔ اور جلسہ ۷ بجے شام ختم ہوا۔

۲۰ راگست پہلا اجلاس ۸ بجے صبح منعقد ہوا۔ مولوی محمد حسین صاحب نے جو ایک گاؤں کے امام اور واعظ تھے۔ اور اب احمدی ہو چکے ہیں اپنے احمدیت میں داخل ہونے کے وجوہات اور واقعات کا اختصاراً ذکر کیا۔ پھر مولوی بشیر احمد صاحب جامعہ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی اس کے بعد سید احمد علی صاحب نے عصمت انبیا اور مسئلہ جہاد کے متعلق تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی دل محمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ناسخ و منسوخ کے اہم مسئلہ پر عالمانہ تقریر کی۔ اس کے بعد پہلا اجلاس ۱۲ بجے دن کے ختم ہوا۔ اور دوسرا اجلاس ۴ بجے شروع ہوا۔ گیانی عباداللہ صاحب نے ہندوؤں اور سکھوں کی کتب کے حوالجات سے بتایا۔ کہ کس طرح ہندو مسلمانوں کے خوشگوار تعلقات تھے۔ اور جب باوجود اختلاف مذاہب ہمارے اسلاف کے تعلقات اچھے رہے۔ تو

کیا وجہ ہے۔ کہ ہم آپس میں صلح دامن کے ساتھ نہ رہ سکیں۔ اس تقریر کا غیر مذاہب کے لوگوں پر بہت گہرا اثر ہوا۔ پھر مولوی محمد سلیم صاحب نے فلسطین کے حالات اور چند واقعات بیان کرتے ہوئے ہندوؤں اور مسلمانوں کو یگانگت کی تلقین کی اور ضمناً بعض اختلافی مسائل پر بھی روشنی ڈالی

۲۱ راگست کو بوجہ بارش تین بجے جلسہ زیر صدارت خانصاحب مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ شروع ہوا۔ مولوی دل محمد صاحب مبلغ نے مسئلہ جہاد پر خوب مفصل روشنی ڈالی اور بتایا کہ اصل جہاد جو قرآن کریم و احادیث سے ثابت ہے۔ وہ تین قسم کا جہاد ہے۔ جہاد اکبر۔ جہاد کبیر اور جہاد اصغر جن میں سے اشاعت اسلام کرنا اور قرآن کی سچی تعلیم بلا خوف و خطر بادشاہوں کے سامنے پیش کرنا جہاد اکبر ہے یہ کام جماعت احمدیہ بے نظیر طور پر کر رہی ہے۔ باقی جہاد بالسیف جہاد اصغر ہے اس کی شرائط اس زمانہ میں پوری نہیں اس لئے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے احمدی وہ جہاد نہیں کرتے ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی تعلیم جہاد سے نہیں روکتی جس جہاد کا یہ زمانہ ہے وہ جہاد کئے بغیر تو کوئی احمدی احمدی نہیں رہتا۔ مگر ہمارے مخالف غیر احمدی صرف جہاد بالسیف کے ہی قائل ہیں۔ اور ہمارے اس خیال پر کہ جہاد بالسیف کی ضرورت نہیں ہمیں مطعون کرتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلےٰ نے ہندو، سکھ اور مسلم اتحاد پر بہت موثر پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ جب پہلے زمانہ میں ہندو مسلم اور سکھوں کے آپس میں تعلقات اچھے تھے تو کیا وجہ ہے کہ اب نہیں ہو سکتے اس پر آپ نے بعض باتیں بتائیں جن پر

عمل کرنے سے اتحاد ہو سکتا ہے۔ آپ کی تقریر بہت پُر اثر تھی جس کو سنکر لوگ بہت محظوظ ہوئے

۲۲ راگست کو احرار نے ایک مسجد میں جلسہ کیا۔ جس میں لال حسین اختر اور منظور احمد ترجھڑ والے نے نہایت اشتعال انگیز اور بدزبانی سے پر لیکچر دئے۔ اور بعض پرانے اعتراض دہرائے ان اعتراضوں کے جواب مولوی دل محمد صاحب نے اسی وقت اپنے جلسہ میں دیدئے۔ رات کے وقت احرار نے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خلاف بدزبانی کی

۲۳ اور ۲۴ راگست کی درمیانی شب کے ۱۲ بجے کے قریب ہمارے ایک احمدی دکاندار شیخ محمد شریف صاحب کی دکان میں روشندان کے راستہ سے ایک کپڑے کو مٹی کے تیل سے تر کر کے اور آگ لگا کر پھینکا گیا۔ جس پر ایک پڑوسی سکھ نے اتفاقاً اپنے مکان پر سے روشنی دیکھکر شور مچا دیا اور لوگ اکٹھے ہو گئے۔ پھر شیخ محمد شریف کو اطلاع ہوئی تو انہوں نے قفل کھول کر آگ بجھائی۔ اگر وقت پر اطلاع نہ ہو جاتی تو تمام مکان اور سامان جل کر راکھ ہو جاتا۔ یہ لال حسین اختر کی اشتعال انگیز تقریروں کا نتیجہ تھا۔ اس

خانصاحب فقیر محمد خانصاحب مرحوم و مغفور کا ذکر خیر

الفضل ۹ رجون ۱۹۳۸ء میں مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے ایک خط کا اقتباس چھپا ہے۔ جس نے مجھے بھی خاں صاحب فقیر محمد خانصاحب مرحوم کی زندگی کا ایک واقعہ یاد دلا دیا۔ بلکہ اس حج کا سارا نظارہ تازہ کرا دیا اور میں اپنی احسان مندی کے اظہار اور ان کیواسطے دعا کیلئے تحریک کی غرض سے اسے اشاعت کے واسطے بھیجتا ہوں۔ جس سال مرحوم و مغفور خانصاحب جناب ڈاکٹر صاحب اور ملک نوردین صاحب حج کو تشریف لے گئے۔ عاجز بھی اسی سال خانۂ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوا تھا ڈاکٹر صاحب اور ملک صاحب مجھ سے کچھ عرصہ پہلے قادیان سے روانہ ہوئے تھے۔ کراچی میں ڈاکٹر حاجی خانصاحب کے ذریعہ جہاز کے سفر کے انتظام اور دیگر ہر قسم کی تیاری میں بہت مدد ملی۔ میں نے مطوف کا بندوبست تو جدہ پہنچنے سے پہلے ہی جہاز پر ایک شخص سے کر لیا تھا۔ جو جہاز پر ہی آ پہنچا تھا۔ لیکن جب جدہ میں کسٹم ہاؤس وغیرہ سے فارغ ہو کر ہم اس مطوف کے مکان پر پہنچے۔ تو مجھے خیال آیا کہ حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب سے نیاز حاصل کر آؤں۔ مجھے ان کا پتہ معلوم نہ تھا اور قادیان سے میں اس طرح آناً فاناً طور پر

چلا تھا کہ انکا پتہ کسی بزرگ سے دریافت کرنے کا خیال بھی نہ آیا تھا۔ خیر میں نے اپنے مطوف کی مدد سے ان کا پتہ لگا لیا۔ اور انکے مکان پر پہنچا۔ وہ ایک تخت پر بیٹھے قہوہ نوش فرما رہے تھے میری ان سے پہلے کی کوئی جان پہچان نہ تھی میں نے ذکر کیا کہ میں قادیان سے آیا ہوں قادیان کا نام سنتے ہی وہ خوشی سے اچھل پڑے۔ اور نہایت تپاک سے ملے چند منٹ بعد ان کے صاحبزادے میاں محمد سعید صاحب جن کو انکے قادیان میں طالب علمی کے زمانہ سے میں جانتا تھا آ گئے پھر تو میں بالکل بے تکلف ہو گیا۔ مجھے ڈاکٹر صاحب اور ملک صاحب کے جائے قیام کا علم حضرت سیٹھ صاحب سے ہوا اور میں نے چاہا کہ تشریف پہنچکر انکے پاس ہی ٹھہرونگا تاکہ نمازوں کے باجماعت ادا کرنے میں آسانی رہے۔ گو میرا مطوف اس بات کو پسند نہ کرتا تھا مگر میں نے اس سے کہا کہ تمہاری فیس وغیرہ تو مقرری ہو چکی اب کس بات سے ڈرتے ہو۔ چنانچہ اس نے کرایا اپنا ایک آدمی اس مطوف کے مکان پر لیجانے کیلئے میرے ساتھ کیا جہاں یہ حضرات ٹھہرے ہوئے تھے۔ جب ہم مکان پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ باہر گئے ہوئے ہیں۔ لیکن عصر کے بعد جبکہ میں سعی بین الصفا والمروہ کر رہا تھا۔ اتفاقاً ڈاکٹر صاحب میرے پاس سے گزرے میں چونکہ سعی میں مشغول تھا ٹھہر نہ سکتا تھا۔ چونکہ ہم دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تھا اس لئے ڈاکٹر صاحب وہیں کھڑے میرا انتظار کرتے رہے۔ حتیٰ کہ میں فارغ ہو کر ان سے ملا۔ اور پھر ہم انکے مکان پر گئے۔ اگلے روز میں اپنا بستر اٹھا کر انکے مکان پر چلا گیا [illegible]

اس کے بعد غالباً دوسرے یا تیسرے دن صبح کی نماز کے لئے جب کہ میں خانہ کعبہ میں جا رہا تھا۔ خان صاحب مرحوم کو اپنی اہلیہ اور صاحبزادی کے ساتھ اس مکان میں داخل ہوتے دیکھا۔ وہ جدہ سے رات کو چل کر علی الصبح مکہ شریف پہنچے تھے۔ ہم ایک دوسرے کو جانتے نہ تھے۔ پاس سے گذرتے ہوئے ایک دوسرے کو صرف السلام علیکم کہہ کر الگ ہو گئے وہ اوپر چلے گئے۔ اور میں مسجد الحرام کو چلا۔

ان کو شیخ محمود احمد صاحب نے مصر سے حضرت سیٹھ صاحب کا جدہ میں پتہ دیا تھا۔ اور سیٹھ صاحب نے اس مطوف کا پتہ دیا۔ اس طرح ہم پانچ احمدی مرد (ایک جنوبی افریقہ سے ڈاکٹری کے طالب علم جو ولایت سے آئے تھے۔ اور ڈاکٹر سلیمان کے بھائی ہیں اور وہ بھی اسی مکان میں تھے) ملک صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ اور خان صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ اور ان کی صاحبزادی ایک جگہ ٹھہرے۔ ان سب بزرگوں نے مجھے امام الصلوٰۃ بنا دیا۔ اور ہم اکٹھوں نماز جماعت سے خانہ کعبہ میں پڑھتے رہے۔ اور کبھی کسی نے مزاحمت نہ کی۔ بلکہ بعض اوقات اور لوگوں کے ساتھ شامل ہو جانے کے باعث صف بڑی لمبی ہو جاتی تھی۔ ہم منیٰ اور مزدلفہ اور عرفات وغیرہ مقامات پر اکٹھے ہی گئے۔ گویا ہمارا احمدیوں کا الگ قافلہ تھا۔

اس تمام سفر میں میں نے خان صاحب کی طبیعت میں فیاضی خیرات کرنے اور اپنے ساتھیوں کے آرام کے خیال کو بہت بڑھا ہوا پایا۔ اس برس حج جمعہ کے دن تھا۔ ہم نے عرفات میں جمعہ نماز بھی اپنی چھولداری میں پڑھی۔ منیٰ میں قربانیوں کے دن سب قافلہ نے مجھے اور حضرت ڈاکٹر صاحب کو اپنی طرف سے مختار بنا کر قربانیاں ذبح کرنے کے لئے بھیجا۔ اور اس دن میں نے اٹھارہ دنبے اپنے ہاتھ سے ذبح کئے۔ منیٰ سے مکہ واپسی پر میں سخت بیمار ہو گیا۔ ملک صاحب اور ڈاکٹر صاحب تو مدینہ شریف چل دیئے۔ مگر میں بوجہ بیماری اور افریقہ آنے کی جلدی میں مدینہ نہ جا سکا اب ہمارے قافلہ میں سے جنوبی افریقہ کے دوست (جو خود بھی بیمار ہو گئے) اور خان صاحب کا خاندان اور میں رہ گئے۔ خان صاحب مجھ سے ایک منزل اوپر مکان میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ مگر میری بیماری میں انہوں نے میری ایسی خبر گیری کی۔ کہ اپنے عزیز بھی بعض حالات میں اس طرح نہیں کر سکتے۔ پھر وہ اور میں ایک ہی موٹر میں جدہ واپس آئے اور حضرت سیٹھ صاحب کے پاس ٹھہرے۔ جہاں انہوں نے بھی اپنی میزبانی کا حق ایسے طور سے ادا کیا کہ وہ فراموش نہیں ہو سکتا۔ اب کراچی کو واپسی کے لئے خان صاحب کا ٹکٹ واپسی ہو سنے کے باعث وہ مجھ سے آٹھ دس دن پہلے روانہ ہو گئے۔ میں نے ان کو ڈاکٹر حاجی خان صاحب کا پتہ اور تعارفی خط دیا۔ مگر ان کے ایک بھائی صاحب نے جو پہلے ہی کراچی پہنچے ہوئے تھے اور انہوں نے کوئی اور بندوبست ان کی رہائش کے متعلق کر رکھا تھا لہذا وہ ڈاکٹر صاحب کے پاس نہ گئے باوجود اس کے کہ خان صاحب مجھ سے قریباً ایک ہفتہ پہلے کراچی پہنچ چکے تھے۔ ان کی نیک طبیعت نے یہ پسند نہ کیا۔ کہ سارا سفر جو اکٹھا کٹا ہے اور میں جہاز سے اتفاقاً پیچھے رہ گیا ہوں وہ میرا انتظار کئے بغیر قادیان اکیلے چلے جائیں۔ اس لئے وہ کراچی ٹھہر گئے۔ ان کو تو علم تھا کہ میں کس جہاز میں آ رہا ہوں مگر مجھے علم نہ تھا کہ وہ وہاں ہوں گے۔ جب میں جہاز سے اترا اور اپنے اسباب کی دیکھ بھال میں مشغول تھا تو اچانک کسی نے پیچھے سے آ کر میرے گلے میں پھولوں کا ایک بڑا سا ہار ڈال دیا اور نہایت محبت اور تپاک سے ملے پھر اپنے بھائی سے تعارف کرایا۔ پھر ہم کراچی سے اکٹھے ہی لاہور آئے۔ چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ان دنوں وہاں تشریف رکھتے تھے۔ اس لئے خانصاحب حضور سے وہیں مل کر اپنے وطن چلے گئے

انہوں نے اپنے احمدی ہونے کا واقعہ بھی سنایا جو عجیب ہے۔ جب وہ ولایت سیر کی غرض سے بیوی اور بیٹی سمیت جا رہے تھے۔ تو دہلی میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملے۔ اس وقت تک انہوں نے حضور کو دیکھا ہوا نہ تھا۔ اتفاقاً ایک جگہ ملاقات ہو گئی اور خود حضور سے ہی انہوں نے پوچھا کہ کیا خلیفۃ المسیح آپ ہیں۔ حضور نے مثبت میں جواب دینے پر اپنے بڑے بھائی صاحب کا نام لے کر عرض کیا کہ میں ان کا بھائی ہوں۔ اور پھر خوش طبعی کے رنگ میں بات چیت اسی طرح ہوئی جس طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کی وفات کے ذکر والے مضمون میں ارقام فرمایا۔

کہنے لگے ولایت میں ایک رات انہیں قرآن شریف پڑھنے کا خیال آیا اور ایک خاص آیت کی تلاش تھی۔ مگر باوجود بسیار کوشش کے قرآن کریم سے نکال نہ سکے اور بڑی گھبراہٹ ہوئی۔ اسی سوچ میں پڑے تھے۔ کہ ان کو تلقین ہوئی بیعت کا خط لکھ دیں۔ چنانچہ اسی وقت انہوں نے خط لکھنا شروع کیا۔ رات بہت جا چکی تھی۔ اور انکی اہلیہ صاحبہ کی جو پاس ہی سوتی تھیں۔ جب آنکھ کھلی تو انہوں نے دریافت کیا کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ خان صاحب نے جواب دیا۔ میں بیعت کا خط قادیان لکھتا ہوں۔ ان کی بیوی نے اسے مذاق سمجھا اور پھر سو گئیں مگر خان صاحب نے خط لکھا اور جب ختم کیا۔ تو ان کی طبیعت ایک سرور سے بھر گئی اور پھر ان کو ساری رات نیند نہ آئی۔ اس وقت سے ان کے اندر ایک خاص تبدیلی رونی شروع ہوئی۔ چنانچہ یہ اسی پاک تبدیلی کا اثر تھا۔ کہ وہ جو ہندوستان سے یورپین فیشن کی پرستاری کی حالت میں نکلے تھے۔ ایک پاک اور نیک بخت حاجی بن کر ہندوستان میں واپس لوٹے۔

لوگ تو یورپ میں جا کر اپنا دین مذہب کھو دیتے ہیں مگر فقیر محمد خان صاحب کی خوش قسمتی تھی کہ ان کو ولایت پہنچ کر ایمان نصیب ہوا۔ اور اس کا اثر میری طبیعت پر اس قدر ہے کہ میں نے اکثر اس واقعہ کو یہاں لوگوں کے سامنے بیان کیا۔ آخر جب الفضل سے ان کی وفات کی خبر ملی تو سخت صدمہ ہوا۔ ان کی پیاری پیاری صورت اب بھی میری آنکھوں کے سامنے رہتی ہے۔ اور ان کی پیاری پیاری بامذاق باتیں اس وقت بھی میرے کانوں میں گونجتی ہیں۔ غرض میں کہاں تک لکھوں فقیر محمد گو ایک دولتمند اور اعلیٰ سرکاری عہدہ پر متمکن تھا۔ مگر وہ فی الواقعہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے در کا فقیر تھا۔ وہ غنی ہو کر فقیر تھا۔ وہ اعلےٰ عہدہ پر ہونے کے باوجود خاکسار تھا۔ اس کو خدا نے عزت دی تھی۔ مگر وہ خدمت کرنے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتا تھا۔ اے فقیر محمد کی روح تجھ پر خدا کی ہزاروں بلکہ بے شمار رحمتیں ہوں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس کے در کا تو دنیا میں فقیر بن کر رہا جنت میں بھی تجھے اس کی دہلیز کی جاگیر ہی نصیب ہو۔

میں ایک بات بھول گیا۔ مکہ اور جدہ کے درمیان کی سڑک کی خراب حالت کو دیکھ کر خان صاحب بار بار کہتے کہ یہ لوگ کیوں اس سڑک کی مرمت نہیں کرتے۔ تا مسافروں کو تکلیف نہ ہو۔ بالآخر اسی جوش میں انہوں نے برٹش قنصل مقیم جدہ سے ملاقات کی۔ یہ صاحب پنجاب کے تھے۔

مچھر اور ربڑ

فراخ اور خوبصورت سڑکوں پر موٹریں سفر کرتے ہوئے کیا آپ کو کبھی یہ خیال آیا ہے۔ کہ مچھر اپنے اندر موٹر کے سفر کو بالکل ختم کر دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ مچھروں کے گروہ مل کر آپ پر حملہ کر دیں گے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ٹائر کو اس قدر گراں بنا سکتے ہیں کہ گھوڑے موٹروں کی جگہ لے لیں گو اس وقت اس قسم کی صورت حالات کا زیادہ خطرہ نہیں۔ لیکن ایسے حالات برازیل اور مشرق اقصیٰ میں جہاں کثرت سے ربڑ پیدا ہوتا ہے۔ اور جہاں مچھروں کی بہتات ہے پیدا ہو چکے ہیں۔

اگرچہ امریکہ میں دنیا کے دوسرے حصوں کی نسبت زیادہ ٹائر استعمال میں آتے ہیں۔ لیکن وہاں ربڑ پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ اور ٹائر بنانے والوں کو خام مواد کے لئے دوسرے علاقوں کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہنری فورڈ نے برازیل ہاروے فائرسٹون اور لائبیریا میں ربڑ کی کاشت کا وسیع انتظام کر رکھا ہے۔

ٹائر کی قیمت میں اخراجات کا وہ تھوڑا سا حصہ بھی شامل ہوتا ہے جو مچھر کے خلاف جنگ کرنے میں صرف ہوتا ہے۔ یہ حصہ اس قدر تھوڑا ہوتا ہے۔ کہ اسے نظرانداز کیا جا سکتا ہے تاہم بعض ٹائر بنانے والے خریداروں سے یہ اخراجات وصول کرتے ہیں۔ جو انہیں ربڑ پیدا کرنے والوں کو ادا کرنے پڑتے ہیں۔

ربڑ کی کاشت کرنے والوں کو کئی ایک مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جن میں سے بڑی مچھر اور ملیریا ہیں۔ برطانی ہندوستان میں ہر سال لاکھوں انسانوں پر ملیریا کا حملہ ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ لوگ غربت یا ناواقفیت کی وجہ سے کونین نہیں خرید سکتے۔

لیکن ربڑ کی کاشت کرنے والے اور ٹائر بنانے والے نہ غریب ہیں اور نہ جاہل۔ وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کہ اگر کونین روپیہ خرچ کرنے سے ملتی ہے۔ تو اس کے فوائد بھی بہت زیادہ ہیں۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ اگر ملیریا اور مچھروں کا سختی سے مقابلہ نہ کیا جائے تو وہ اس قسم کے کاموں کو بالکل ناممکن العمل بنا سکتے ہیں۔ ٹائروں کے لئے تھوڑی سی زیادہ قیمت ادا کرنے کا بھی یہی سبب ہے۔ یہ زیادتی قیمت ملیریا کے انسداد کے لئے کونین پر صرف کی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ کونین ملیریا کا موثر علاج ہے۔ لیگ آف نیشنز کا ملیریا کمیشن اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملیریا سے بچنے کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر ملیریا کے موسم میں روزانہ چھ گرین کی خوراک استعمال کی جائے اور علاج کے لئے پانچ سے سات دن تک روزانہ ۱۵ سے ۲۰ گرین کی خوراک استعمال کی جائے اس کے بعد کسی علاج کی ضرورت نہیں۔ لیکن بیماری کے عود کرنے کی صورت میں

ضرورت

چند ایسے احمدیوں کی ضرورت ہے۔ جو دکان کے کام میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور دکان کا حساب کتاب اچھی طرح سے رکھ سکتے ہوں دیہات میں رہنا ہوگا۔ مفصل حالات بذریعہ خط وکتابت

رحمت اللہ احمدی بیرون بدھوارہ بھوپال سے دریافت فرمائیے

لودھراں میں احرار کی اشتعال انگیز حرکات

احرار کا رویہ ہمیشہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت ہی غیر معقول اور اشتعال انگیز رہا ہے جس جگہ جاتے ہیں سوائے فتنہ پردازی اور فساد برپا کرنے کے انکا اور کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ چنانچہ انجمن حزب اللہ لودھراں کی دعوت پر لال حسین اختر اور عطاء اللہ بخاری وغیرہ یہاں وارد ہوئے۔ اور اپنی تقاریر میں ہماری جماعت کے مقدس پیشواؤں پر ناجائز حملے کر کے عوام الناس کو بھڑکانے کی کوشش کرتے رہے۔ مزید براں جناب بابو غلام احمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر لودھراں کے خلاف بالکل جھوٹی رپورٹیں افسران بالا تک بھجوائیں۔ بابو صاحب موصوف کا سوائے اس کے اور کوئی قصور نہیں کہ وہ احمدی ہیں یہاں کی پبلک بابو صاحب موصوف کے اخلاق حمیدہ کی معترف ہے احباب جماعت

اٹھرا کا کامل اور مجرب ترین علاج

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب سے طلب فرمائیں نسخہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نورالدین اعظم شاہی طبیب کا ہے۔ حمل گر جانا۔ بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے حین حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبدالرحمٰن کاغانی نے ۱۹۱۰ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نورالدین اعظم اس دواخانہ رحمانی میں تیار ہوتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خریدنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک ملیں گی۔ **مینیجر عبدالقدیر کاغانی قادیان**

ضرورت رشتہ

ایک دوست جن کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ دوسری شادی کے خواہشمند ہیں۔ اگر بیوہ ہو تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ کوئی پہلی اولاد نہ ہو۔ امور خانہ داری سے پوری واقف ہو۔ آمدنی ماہوار قریباً چالیس روپے کام لوہار ترکھان کا کرتا ہے۔ ۸ ادلہ زمین پر پختہ مکان ہے۔ خط وکتابت اس پتہ پر ہو۔ مستری روشن الدین بر لب سڑک نانک نار ووال ضلع سیالکوٹ

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو۔ یا فتق کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ لسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے پھیلے حصہ اعتدال پر آ کر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے قیمت تین روپے (عہ)

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اسقدر سریع الاثر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اسپر خوبی یہ ہے کہ تاعمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے عہ

نوٹ:- اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ **حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر لکھنؤ**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۲۱ اگست - سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے ہوم منسٹر کے ساتھ گاندھی جی اور صدر کانگریس کی ملاقاتوں کا نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ قیدیوں کا خیال ہے کہ اس تاخیر کی ذمہ داری حکومت پر ہے اور اس کے خلاف بطور احتجاج قیدیوں نے بھوک ہڑتال کا فیصلہ کیا ہے۔ صدر کانگریس نے ان سے ملاقات کی۔ جو دس گھنٹے جاری رہی۔ اور انہیں اس فیصلہ کو منسوخ کرنے کی تلقین کی جس سے متاثر ہو کر انہوں نے وسط ستمبر تک اسے ملتوی کر دیا۔

دہلی ۲۹ اگست - چیف کمشنر دہلی نے اعلان کیا ہے کہ کوئینز گارڈن میں ہندو جس جگہ پر شیو مندر بنانا چاہتے ہیں اسے ان کے حوالہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس سے مسلمانوں کی نماز میں خلل ہوگا۔ اور جھگڑا زیادہ بڑھیگا۔ حکومت کبھی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ اس کی جگہ پر ناجائز قبضہ کر لیا جائے۔

امرتسر ۲۹ اگست - میونسپلٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ دروازہ رام باغ میں مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کا ایک بت نصب کیا جائے۔

لنڈن ۲۱ اگست - جرمنی کی سرحد پر جنگی تیاریاں تقریباً مکمل ہو چکی ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ زیکوسلوا کیہ پر عنقریب حملہ کیا جائے گا۔ اس صورت حالات کو دیکھ کر فرانس اور برطانیہ میں سخت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

پشاور ۲۹ اگست - حکومت سرحد نے اعلان کیا ہے۔ کہ بنوں کے ڈاکہ کے حالات پر غور کرنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مستحقین کی مناسب امداد کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر منظور ہوا ہے۔ فی الحال ۲۰ ہزار روپیہ کی رقم فوری امداد کے لئے منظور کر دی گئی ہے۔ شہر کی حفاظت کے انتظامات زیادہ مضبوط کر دیئے گئے ہیں۔ فصیل پر روشنی کا اعلےٰ انتظام کر دیا گیا ہے۔ ڈاکہ کے حالات کی تحقیقاتی کمیٹی میں غیر سرکاری ممبر صرف ایک ہوگا۔ باقی سب سرکاری ہونگے۔

شملہ ۲۹ اگست - آج مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر ظفر اللہ خان صاحب نے کہا کہ خطابات اور اعزازات کا عطا کرنا کراؤن کا ایک اختیار ہے۔ ۱۸۵۸ء میں جب ملکہ معظمہ نے ہندوستان کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ تو یہ سلسلہ شروع ہوا۔

کانپور ۲۹ اگست - گذشتہ شب ایک قریبی گاؤں میں ڈاکوؤں نے تین چار مکانات کو لوٹ لیا۔ تمام ڈاکو گاندھی ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے۔

لکھنؤ ۲۹ اگست - وزیر رسل و رسائل نے یوپی کے سیلاب زدہ رقبہ کے دورہ کے بعد ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ آٹھ ہزار دیہات بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ دس لاکھ اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ جن میں سے صرف ۳ لاکھ کے لئے خورد و نوش کا انتظام ہوا ہے۔

پریاگ ۲۹ اگست - پنڈت جواہر لال نہرو نے یہاں ایک عظیم الشان اجتماع میں تقریر کی۔ جس میں برملا کہا۔ کہ جو لوگ انگلستان کے دشمن ہیں۔ وہ دراصل ہندوستان کے بھی دشمن ہیں۔

ناگپور ۲۹ اگست - سی۔ پی کے مسلمانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ۵ ستمبر کو ودیا مندر سکیم کے خلاف احتجاج کے طور پر اسمبلی ہال کے سامنے مظاہرہ کیا جائے۔ اس کے بعد ڈاکٹر کھارے کی حمایت میں طلباء مظاہرہ کریں گے اور پھر مزدوروں کا ایک جلوس حکومت کی مزدور آزار پالیسی کے خلاف مظاہرہ کرے گا۔

انگورہ ۲۹ اگست - حکومت ترکی نے شاہ حبشہ کو ترکی میں مستقل سکونت اختیار کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

لاہور ۲۹ اگست - معلوم ہوا ہے کہ راجہ جنگ کے مسلمانوں کے مطالبات منظور ہو گئے ہیں۔ سب مساجد میں اذانیں ہونی ہیں۔ مستقل پولیس مقرر ہو گئی ہے۔ اور مسلمان ٹاؤن کمیٹی کے قیام کے مسئلہ پر حکومت غور کر رہی ہے۔ مسلمانان راجہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ اب اس سلسلہ میں کسی کو کوئی چندہ نہ دیا جائے۔

لکھنؤ ۲۹ اگست - کل شام الہ آباد میں جو فرقہ وارانہ فساد ہوا۔ اس میں سرکاری اطلاع کے مطابق ۳ آدمی ہلاک اور ۱۵ زخمی ہوئے۔ آج اسمبلی میں حکومت کی طرف سے ایک سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ وہاں پولیس کا زبردست انتظام کر دیا گیا ہے۔ اور اسے بلوائیوں پر گولی چلانے کا اختیار بھی دیدیا گیا ہے۔

سری نگر ۲۹ اگست - یہاں پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کر دی ہے۔ اس حکم کی خلاف ورزی کے لئے آج ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں شیخ محمد عبد اللہ کے علاوہ کئی اور ہندو سکھ لیڈروں نے بھی تقریریں کیں۔ جن کے نتیجہ میں انہیں گرفتار کر لیا گیا اور ہجوم پر لاٹھی چارج کر کے اسے منتشر کر دیا گیا۔ شہر میں سخت جوش پھیلا ہوا ہے۔ اور متفرق جلوس پھر رہے ہیں۔ مکمل ہڑتال ہے گرفتاریوں کے بعد ان لیڈروں کو نامعلوم مقامات پر پہنچا دیا گیا۔ اجتماعی سول نافرمانی کرنے کے لئے مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد کیا جا رہا ہے۔

پشاور ۲۹ اگست - سرخ پوشوں کی گرفتاریوں پر سرخ پوش سخت ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں چنانچہ انہوں نے مردان میں ایک عظیم الشان جلوس نکالا اور پُر جوش تقریروں میں حکومت کے اس فعل کی مذمت کی۔

پٹنہ ۲۹ اگست - چند روز ہوئے ایک گاؤں کے مسلمانوں نے کانگرسی حکومت کے احکام کے خلاف ذبح گاؤ پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ چنانچہ ۷ مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بمبئی (بذریعہ ڈاک) چند روز ہوئے گاندھی جی کی قیام گاہ شیوگاؤں میں بعض لوگوں کی موت واقع ہوئی تھی۔ جس کا سبب ہیضہ ظاہر کیا گیا تھا۔ مگر اب ایک اخبار لوک شکتی لکھتا ہے کہ یہ اموات ہیضہ سے نہیں بلکہ تاڑی کے زیادہ استعمال سے ہوئی تھیں۔ اور بدنامی سے بچنے کے لئے ہیضہ کا قصہ گھڑا گیا تھا۔

پشاور ۲۹ اگست - حکومت سرحد نے لاہور کے مشہور اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کو منظور شدہ اخباروں کی فہرست سے خارج کر دیا ہے اس کے علاوہ فرنٹیئر ایڈووکیٹ۔ پیغام سرحد نوجوان افغان وغیرہ سے بھی یہی سلوک روا رکھا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ یہ اخبارات حکومت کی پالیسی کے خلاف ہیں

کلکتہ ۲۹ اگست - پنجاب پراونشل کانگرس کی صدارت سے مستعفی ہونے کے بعد ڈاکٹر ستیہ پال صدر کانگرس سے ملنے کے لئے یہاں آئے۔ آج آپ نے ایک گھنٹہ ملاقات کی۔ اور اس کے بعد اخبارات کے نمائندوں سے کہا۔ کہ صدر کانگرس نے پنجاب آنے کا وعدہ کیا ہے۔ حکومت پنجاب کے متعلق آپ نے کہا۔ کہ سکندر وزارت بہت مضبوط اور محفوظ ہے۔

ٹریونیڈرم ۲۹ اگست - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے لئے آج ساحل سمندر پر ایک جلسہ کیا گیا۔ مجمع نے سپرنٹنڈنٹ پولیس پر پتھر پھینک کر اسے زخمی کر دیا۔ نیز اس کی موٹر کو توڑ پھوڑ کر جلا دیا۔ ۱۲ سپاہی بھی زخمی ہوئے۔

کلکتہ ۲۹ اگست - ندیا اور بعض دوسرے قریبی مقامات میں سیلاب کی وجہ سے سخت تباہی آئی ہے۔ حکام ہوائی جہازوں میں ان علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں اور مصیبت زدوں کی امداد کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ منظور ہوا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی